Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities
Vol 3 (4) Oct-Dec, 2017 pp.252-271
SSN 2520-7113 (Print), ISSN 2520-7121 (Online)
www.gjmsweb.com. editor@gjmsweb.com

COMPARATIVE STUDY OF TEN COMMANDMENTS OF HOLY QURAN AND TORAH

احکام عشرہ (قرآن مجید اورتورات کا تقابلی جائزہ)

شگفتہ پروین[1] , ڈاکٹر حا فظ فد ا حسین[2]، ڈاکٹر عبدالغفور اعوان[3]

ABSTRACT- The objective of this research paper is to conduct a comparative study of ten divine commands in the light of the Holy Quran and Taurat. Out of ten command six relate to the rights of human being and four relate to the rights of Almighty Allah. The in-depth study of the relevant chapters of Quran and Taurat reveals and some commands are common and some had differences. The Muslim and other nations must follow these common commands on which there is no difference and unitedly work for the promotion of peace and tranquility in the world rather conspiring against each other or waging wars. In situation when all states are facing threat of terrorism, there is an imperative need to work of peace, harmony and mutual cooperation among the nations

Key words: Divine command, world peace, harmony, tranquility, ten commands.

Type of study: **Original Research paper**

Paper received: 29.06.2017

Paper accepted: 15.08.2017

Online published: 01.10.2017

1.M. Phil Scholar, Department of Islamic Studies, Institute of Southern Punjab, Multan.
2.Assistant Professor, Department of Islamic Studies, Institute of Southern Punjab, Multan
3.Dean, Faculty of Social Sciences, Institute of Southern Punjab, Multan.
ghafoor70@yahoo.com

Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities
Vol 3 (4) Oct-Dec, 2017 pp.252-271
SSN 2520-7113 (Print), ISSN 2520-7121 (Online)
www.gjmsweb.com. editor@gjmsweb.com

احکام کا لغوی مفہوم:

احکام حکم کی جمع ہے ۔ حکم سے مراد اللہ تعالیٰ کا وہ خطاب ہے جو بندوں سے متعلق ہو۔ خواہ اس میں کسی کام کے کرنے یا چھوڑنے کا مطالبہ پایہ جائے۔ حکم کے لغوی معنی ترک کر دینا اور رک جانا کے ہیں۔ یہ لفظ حکمت کے موافق ہے۔ جس کے معنی حکمرانی کے ہیں۔

"لغوی طور پر حکم کا مطلب ہے روکنا"(1)

اس کی لفظی ومعنوی وضاحت یہ ہے:

لغت میں حکم کسی کام میں مثبت یا منفی چیز ثابت کرنے کو کہتے ہیں۔ مثلا آگ جل رہی ہے۔ یہ ایک حکم ہے جو مثبت ہے ۔ یا آگ نہیں جل رہی ہے۔یہ بھی ایک حکم ہے جو منفی ہے۔شارع بھی اپنی بات سے ایک حکم جب دیتا ہے تو دراصل وہ ایک مثبت یاکسی منفی چیز کو کہہ رہا ہوتا ہے۔

اصطلاحی مفہوم

"اور اصطلاحی طور پرمکلفین کے افعال سے متعلق اللہ تعالیٰ کے خطاب کے تقاضے کو حکم کہتے ہیں"(2)

جو خبر بھی ہو اس میں صحیح غور وفکر کے نتیجے میں حتمی یا ظنی طور پر مطلوب تک پہنچنا حکم کہلاتا ہے ۔ خبر کا یہی مطلب حکم شرعی کہلاتا ہے۔فقہاء کرام لفظ حکم کو فیصلہ شدہ شرعی مسئلے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔

"حکم سے مراد: شارع جب مکلف سے خطاب کرتا ہے تو اس میں کسی کام کے کرنے کا تقاضا ہوتا ہے یا اسے اختیار دیتا ہے یا وہ وضعی ہوتا ہے۔اس خطاب کا اثرجب بندے میں نظر آئے تو یہی حکم مراد ہوتا ہے"(3)

ریعت اسلامیہ کے احکام میں حکمتیں اور مقاصد

قرآن حکیم اور احادیث مبارکہ میں جب احکام شرعیہ کے اسباب پر تحقیق کی جائے تو معلوم ہوتاہے کہ شارع کے کچھ مقاصد ہیں جن کو حاصل کرنا مقصود ہے شریعت اسلامیہ سر تا پا مصلحت پر استوار ہے، خواہ اس سے مقصود ضررو نقصان کو ختم کرنا ہو یا نفع کا حصول ہو۔شریعت کا مقصد انسانی زندگی سے تنگی اور مشقت کو دور کر نا ہے۔اس ضمن میں شارع نے انسانوں کوبھی قانون سازی میں آسانی وسہولت کوپیش نظر رکھنے کے اصولی احکامات دیئے ہیں:

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِيْ الدِّيْنِ مِنْ حَرَج (4)

Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities
Vol 3 (4) Oct-Dec, 2017 pp.252-271
SSN 2520-7113 (Print), ISSN 2520-7121 (Online)
www.gjmsweb.com. editor@gjmsweb.com

"اللہ تعالیٰ نے تم پر دین کے بارے میں کوئی تنگی نہیں کی"۔

يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلاَ يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ (5)

"اللہ تعالیٰ تمہارے لیے آسانی چاہتا ہے، تمہیں تنگی میں ڈالنا نہیں چاہتا"۔

رسول اللہ ﷺ نے اپنی بعثت کے مقاصد بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

أحب الدين الى الله الحنيفية السمحة۔ان الدين يسر ولن يشاد الدين (أحد) الاغلبہ،فسدّدوا وقاربو،وابشروا،واستعينوا بالغدوۃوالروحۃ وشیء من الدّلجۃ (6)

"اللہ تعالی کو ایسا دین پسند ہے جو خالصتاً اس کی طرف متوجہ کرنے والا اور سہل ہو، بلاشبہ دین آسان ہےاور دین کسی پر سخت نہیں کیا جاتا ہاں البتہ وہ اسے اپنے اوپر غالب کرلے، پس آپس میں نفرت نہ پھیلاؤاور ایک دوسرے کو قریب کرو، اور صبح و شام اللہ پاک سے مدد طلب کرو حتی کہ جوتی کا تسمہ ٹوٹے تو بھی۔"

الخلق عيال الله فاحبهم الى الله انفعهم لعياله (7)

"مخلوق اللہ کا کنبہ ہے اور اللہ کو سب سے زیادہ وہ شخص محبوب ہے جو اس کے کنبے کے لیے نفع بخش ہے۔"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خدمت خلق، نفع بخش اور فیض رسانی کو انسان کے لیے اللہ سے قرب اور محبت کا معیارقرار دیا ہے ۔ مذکورہ بالا نصوص میں مقاصد کی رعایت اور انسانوں کی سعادت کے اسباب فراہم کرنے کا عنصر واضح ہے جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ اسلام کی نظر میں وہ کام افضل ہیں جن کا خلق خدا کو کوئی دنیوی یا اخروی نفع ہو اور وہ افعال بد تر ہیں جس سے خلق خدا میں فساد اور بگاڑ پیدا ہوتاہو۔

احکام عشرہ کیاہیں

احکام عشرہ سے مراد وہ دس حکام جو اللہ تعالی نے حضرت موسیٰ علیہ اسلام کو کوہ طور پر بلا کر عطا کیے تھے ایسے ہی احکام قرآن مجید کی سورہ بنی اسرائیل میں مسلمانوں کےلیے بیان ہوئے ہیں ان میں سے چار کا تعلق حقو ق اللہ سے اور چھے کاتعلق حقوق العباد سے ہے

ان کی تفصیل قرآن تورات کی روشنی میں بیان کی جارہی ہے

حقوق اللہ قرآن مجید کی روشنی میں

حقوق اللہ سےمتعلق چاراحکام یہ ہیں

Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities
Vol 3 (4) Oct-Dec, 2017 pp.252-271
SSN 2520-7113 (Print), ISSN 2520-7121 (Online)
www.gjmsweb.com. editor@gjmsweb.com

توحید کا معنی ومفہوم :

"عربیگرائمر کی رو سے لفظِ توحید باب تفعیل کا مصدر ہے اور اس کے لغوی معنیٰ ''ایک کرنا'' کے ہیں۔ اس کا مادہِ اشتقاق وَحْدَۃً ہے اور اِسی سے واحد مشتق ہے جس کے معنی ایک کے ہیں" (8)

توحید کا لفظ وحدت سے نکلا ہے اس کا مادہ و، ح،د ہے اور اس کا لغوی معنی ہیں واحد ماننا، ایک ٹھہر انا، تنہا اور یکتا قرار دینا۔ المنجد میں توحید کے مصدر کے اعتبار سے یہ معنی بیان کیے گئے ہیں۔

(التوحید۔اعتقادوحدانیته تعالی)

تیز فاعل یعنی موحد کے مندرجہ ذیل معنی بیان کیے گئے ہیں۔

لولس معلوف بیان کرتے ہیں کہ

"الموحد: من یعتقد وحدانیة الله"(9)

توحید کا شرعی و اصطلاحی مفہوم:

شریعت کی اصطلاح میں یہ عقیدہ رکھناتوحید ہے کہ

"اللہ تعای اپنی ذات و صفات اور جملہ اوصاف و کمالات میں یکتا وبے مثال ہے، اس کا کوئی ساجھی یا شریک نہیں اس کا ہم پلہ یا ہم مرتبہ نہیں" (10)

امام ابو جعفر الطحاوی رحمتہ اللہ عقیدہ توحید کی تشریح کرتے ہوئے اس کےشرعی و اصطلاحی مفہوم کو درج ذیل الفاظ میں بیان کرتے ہیں:

"نقول فی توحید الله معتقدین بتوفیق الله: إن الله واحد، لا شریك له ولاشئ مثله ولا شئ یعجزه ولا إله غیره، قدیم بلا ابتداء، دائم بلا إنتهاء لا یفنی ولاییید ولا یکون إلا ما یرید لا تبلغه الأوهام ولاتذرکه الأفهام ولا یشبهه الأنام، حي لا یموت، قیوم لا ینام، خالق بلا حاجة، رازق بلا مئونة، ممیت بلا مخافة ، باعث بلا مشقة، مازال بصفاته، قد یما قبل خلقه لم یزدد بکونهم شیئا لم یکن قبهلم من صفته و کما کان بصفاته ازلیا کذالك لا یزال علیها أبدیاً، لیس بعد خلق الخلق استفاد اسم الخالق ولا بأحداثہ البریة استفاد اسم الباری۔وکلهم ینقلبون فی شیئته بین فضله وعدله وهو متقال عن الأضداد وإلا نداد، لاارادلقضائه ولا معقب لحکمه ولا غالب لأمره، آمنا بذالك کله وایقنا ان کلا من عنده" **(11)**

ہم اللہ رب العزت کی توحید پر اعتقاد رکھتے ہوئے اسی کی توفیق سے کہتے ہیں کہ اللہ تعالی کی ذات یکتا و قادر ہے اس کے ساتھ کوئی شریک نہیں کوئی شے اس کے مثل نہیں او رکوئی چیز اللہ

Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities
Vol 3 (4) Oct-Dec, 2017 pp.252-271
SSN 2520-7113 (Print), ISSN 2520-7121 (Online)
www.gjmsweb.com. editor@gjmsweb.com

تعالی کو کمزور اور عاجز نہیں کر سکتی۔ اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ قدیم ہے جس کے وجود کے لئے کوئی ابتداء نہیں وہ زندہ جاوید ہے جس کے وجود کے لئے کوئی انتہاء نہیں اس کی ذات کو فنا اور زوال نہیں اس کے ارادے کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا۔ اس کی حقیقت فکر انسانی رسائی سے بلند تر ہے اور انسانی عقل و فہم اس کے ادراک سے قامہ ہے اس کی مخلوقکےساتھ کوئی مشابہت نہیں وہ ازل سے زندہ سے جس پر کبھی موت وارد نہیں ہو گی اور ہمیشہ سے قائم رہنے والا ہے جو نیند سے پاک ہے وہ بغیر کسی حاجت کے خالق وہ بغیر کسی محنت کے رازق ہے ہے بغیر کسی مشقت کے دوبارہ زندہ کرنے والا ہے اللہ تعالی مخلوق کو پیدا کرنے سے قبل ہی اپنی صفات کاملہ سے متصف تھا۔ اس نے مخلوق کے وجود سے کوئی ایسی صفت حاصل نہیں کی جو اسے پہلے سے حاصل نہ تھی جس طرح ازل میں وہ صفات الوہیت سے متصف تھا ۔

توحید کابیان قرآن کی روشنی میں

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

قُلْ هُوَاللهُ اَحَدْoاَللهُ الصَّمَدْoلَمْ يَلِدْوَلَمْ يُوْلَدْoوَلَمْ يَكُنْ لَهٗ كُفُوًااَحَدَo (12)

”آپ کہہ دیجئے کہ وہ اللہ ایك (ہی) ہے، اللہ تعالی بے نیاز ہے، نہ اس سے کوئی پیدا ہوا نہ وہ کسی سے پیدا ہوا، اور نہ کوئی اس کا ہمسر ہے۔“ اور ایك مقام پر ارشاد باری تعالی اس طرح ہے:

اور تم سب کا معبود ایك ہی ہے، اس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ بہت رحم کرنے والا اور بڑا مہربان ہے ۔(13)

اور ایك مقام پر اللہ رب العزت نے فرمایا:

وہ لوگ بھی قطعا کافر ہو گئے جنہوں نے کہا اللہ تعالی تین میں سے تیسرا ہے، در اصل اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اگر یہ لوگ اپنے اس قول سے باز نہ رہے تو ان میں سے جو کفر پر رہیں گے انہیں المناك عذاب ضرور پہنچے گا (14)

عقیدہ توحید کی اہمیت ازروئے حدیث

عقیدہ توحید کی فضیلت میں رسول اللہﷺسے ایک حدیث مروی ہے:

"مَنْ شَهِدَ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ، وَأَنَّ عِيسَى عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ وَكَلِمَتُهُ ، أَلْقَاهَا إِلَى مَرْيَمَ ، وَرُوحٌ مِنْهُ ، وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ ، أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ عَلَى مَا كَانَ مِنَ الْعَمَلِ" (15)

”جو شخص اس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالی کے سوا کوئی معبود نہیں وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں او رمحمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں اور عیسی علیہ السلام بھی اللہ کے بندے اور اس کے رسول اور اس کا کلمہ میں اس نے سیدہ مریم علیہا السلام کی طرف ڈالا تھا اور وہ اسی کی بھیجی

Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities
Vol 3 (4) Oct-Dec, 2017 pp.252-271
SSN 2520-7113 (Print), ISSN 2520-7121 (Online)
www.gjmsweb.com. editor@gjmsweb.com

ہوئی روح ہیں اور یہ جنت برحق ہے اور جہنم بھی برحق ہے تو ایسے شخص کو اللہ جنت میں داخل کرے خواہ اس کے اعمال کیسے ہی ہوں''

اور صحیح مسلم میں ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" اسلام کی بنیاد پانچ اشیاء پر ہے: اس پر کہ اللہ کو ایك مانا جائے، اور نماز کی پابندی کی جائے، اور زكوة کی ادائیگی کی جائے، اور رمضان المبارك کے روزے رکھے جائیں، اور بیت اللہ کا حج کیا جائے (16)"

شرک : لغوی تعریف:

لغت کے اعتبارسےشرک کامطلب ہے اکیلے واحد کے ساتھ کسی دوسرے کو شریک کرنا۔ لغوی طور پرشرک کامعنی ہے کسی دوسرے کو اپنے کام میں حصہ داربنالیناياشریک کرلینا۔

شرك کی اصطلاحی تعریف:

اصطلاح میں شرک سے مراداللہ کی ربوبیّت‘الوہیّت‘اسماء وصفات میں ‘یا ان میں سے کسی ایک میں کسی غیر اللہ کو اللہ کا شریک بنانا۔

پس جو شخص یہ عقیدہ رکھے کہ اللہ کے سا تھ کو ئی اور بھی خالق یا مدد گار ہے‘یا اللہ کے سوا کوئی اور بھی عبادت کے لائق ہے‘ یا اسماء وصفات میں اس کا کوئی ہم پلہ ہےتو وہ آدمی مشرک ہے

شرک کی ممانعت قرآن و حدیث کی روشنی میں

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

إِنَّ ٱللَّهَ لَا يَغۡفِرُ أَن يُشۡرَكَ بِهِۦ وَيَغۡفِرُ مَا دُونَ ذَٰلِكَ لِمَن يَشَآءُۚ وَمَن يُشۡرِكۡ بِٱللَّهِ فَقَدِ ٱفۡتَرَىٰٓ إِثۡمًا عَظِيمًا(17)

اللہ نہیں بخشے گا کہ کسی کو اس کا شریک بنایا جائے اور اس کے سوا اور گناہ جس کو چاہے معاف کر دے اور جس نے اللہ کا شریک مقرر کیا اس نے بڑا بہتان باندھا ۔

ایک دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

لَقَدۡ كَفَرَ ٱلَّذِينَ قَالُوٓاْ إِنَّ ٱللَّهَ هُوَ ٱلۡمَسِيحُ ٱبۡنُ مَرۡيَمَ وَقَالَ ٱلۡمَسِيحُ يَٰبَنِيٓ إِسۡرَٰٓءِيلَ ٱعۡبُدُواْ ٱللَّهَ رَبِّي وَرَبَّكُمۡ إِنَّهُۥ مَن يُشۡرِكۡ بِٱللَّهِ فَقَدۡ حَرَّمَ ٱللَّهُ عَلَيۡهِ ٱلۡجَنَّةَ وَمَأۡوَىٰهُ ٱلنَّارُ وَمَا لِلظَّٰلِمِينَ مِنۡ أَنصَارٖ(18)

وہ لوگ بلاشبہ کافر ہیں جو کہتے ہیں کہ مریم کے بیٹے (عیسیٰ) مسیح اللہ ہیں حالانکہ مسیح یہود سے یہ کہا کرتے تھے کہ اے بنی اسرائیل اللہ ہی کی عبادت کرو جو میرا بھی پروردگار ہے اور تمہارا بھی (اور

Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities
Vol 3 (4) Oct-Dec, 2017 pp.252-271
SSN 2520-7113 (Print), ISSN 2520-7121 (Online)
www.gjmsweb.com. editor@gjmsweb.com

جان رکھو کہ) جو شخص اللہ کے ساتھ شرک کرے گا اللہ اس پر بہشت حرام کر دے گا اور اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں

نبی کائنات، امام الموحدین، سیدنا محمد رسول اللہ نے ارشاد فرمایا:

" کیا میں تمہیں سب سے برا کبیرہ گناہ نہ بتاؤں؟ آپ نے یہ جملا تین بار دھرایا۔ صحابہ کرام رض نے کہا " کیوں نہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم!" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کےساتھ شریک بنانا اور والدین کی نافرمانی"(19)

جھوٹی قسم نہ کھانا:

اسلام میں جھوٹ کی کوئی گنجائش نہیں ہےقرآن مجیداوراحادیث نبویہ میں جھوٹ اور جھوٹی قسم کی سخت مزمت کی گئی ہےقرآن مجید میں ارشاد ہے

وَلَا تَجْعَلُوا اللَّهَ عُرْضَةً لِأَيْمَانِكُمْ أَنْ تَبَرُّوا وَتَتَّقُوا وَتُصْلِحُوا بَيْنَ النَّاسِ ۗ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ (20)

ترجمہ: اور اللہ کو اپنی قسموں کانشانہ نہ بناو کہ تم احسان نہ کروگےیا حدود اللہ سے نہ بچو گے یا لوگوں کے درمیان صلح نہ کراو گے اور اللہ سننے والا اورجاننے والا ہے۔

ارشاد نبویﷺ ہے کہ:

بڑے بڑے گناہ یہ ہیں اللہ کے ساتھ شرک کرناماں باپ کوستانا کسی جان کو قتل کرنا اور جھوٹی قسم کھانا۔ (21)

ایک اور جگہ پرآپ ﷺ کاارشاد ہے :

"جس شخص نے اللہ کی قسم کھائی اور اس میں مچھر کے پر کے برابربھی غلط بات داخل کردی تو یہ قسم اس کے دل میں ایک سیاہ دھبہ بن جائے گی جو قیامت تک رہےگا" (22)

یوم جمعہ کی اہمیت:

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لئے جمعہ کے دن کو مقدس قرار دیا اس بات کا اعلان قرآن پاک کی جس سورۃ میں کیاگیا ہے اس کا نام بھی دن کی مناسبت سے سورۃ جمعہ رکھا گیا ہے۔اگرچہ ہمیں اس روز عموماً کام سے منع نہیں کیا گیا تا ہم جمعہ کے وقت خرید وفروخت سے منع کیا گیا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے :

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ۚ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ (23)

اے ایمان والو جب جمعہ کے دن نماز کے لئے بلایا جاتا ہےتو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑپڑو اور خرید و فروخت چھوڑدو یہ تمہارے لئے بہتر ہےاگر تم جانتے ہو ۔

قرآن مجید کے علاوہ احادیث نبویہ میں بھی جمعہ کی اہمیت بیان کی گئی ہے آپ ﷺ کاارشاد ہے ۔

جو شخص جمعہ کے دن مجھ پرایک بار درود پاک پڑھے گا اللہ پاک اس پر دس بار رحمت فرمائے گا۔ (24)

"حضرت ابوہریرہ ؓ راوی ہیں کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا۔ ان دنوں میں سے کہ جن میں آفتاب طلوع ہوتا ہے سب سے بہتر دن جمعہ ہے اسی دن حضرت آدم (علیہ السلام) پیدا کئے گئے۔ (یعنی ان کی تخلیق مکمل ہوئی) اسی دن وہ بہشت میں داخل ہوئے اور اسی دن انہیں بہشت سے نکالا گیا (اور زمین پر اتارا گیا) اور قیامت بھی جمعہ ہی کے روز قائم ہوگی" (25)

حقوق اللہ تورات کی روشنی میں

توحید :

احکاماتِ عشرہ تورات کی دوسری کتاب خروج کے بیسویں باب میں موجود ہیں۔سب سے پہلا حکم توحید ہی ہے :

"اور خداوند نے یہ سب باتیں فرمائیں کہ خداوند تیرا خدا جو تجھے ملکِ مصر کی غلامی سے نکال لایا، میں ہوں"(26)

تورات کی دوسری کتاب استثنا میں بھی توحید سے متعلق بیان کیا گیا ہے

سن اے اسرائیل خداوند ہمارا خداایک ہی خداوند ہےتو اپنے سارے دل اپنی ساری جان اوراپنی ساری طاقت سے خداوند کے ساتھ محبت رکھ اور یہ باتیں جن کا حکم میں آج تجھے دیتا ہوں اور تو انہیں اپنی اولاد کے ذہن نشین کرنا گھر بیٹھے راہ چلتے لیٹے اور اٹھتے ان کا ذکر کرنا۔ (27)

مورتی کی ممانعت:

کتاب خروج میں ہے ۔

"میرے حضور تُو غیر معبودوں کو نہ ماننا" (28)

"تُو کِسی بھی شَے کی صورت پر خواہ وہ اُوپر آسمان میں یا نیچے زمین پر یا نیچے پانیوں میں ہو، کوئی بت نہ بنانا" (29)

Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities
Vol 3 (4) Oct-Dec, 2017 pp.252-271
SSN 2520-7113 (Print), ISSN 2520-7121 (Online)
www.gjmsweb.com. editor@gjmsweb.com

جھوٹی قسم نہ کھانا :

کتاب خروج میں ہے ۔

"تُو خداوند اپنے خدا کا نام بری نیت سے نہ لینا کیونکہ جو کوئی اُس کا نام بری نیت سے لے گا تو خداوند اُسے بے گناہ نہ ٹھہرائے گا"(30)

ایک اور جگہ پر لکھا گیاہے :

"تم اپنے خدا کے نام پرجھوٹی قسم نہ کھانا"

کتاب استثنا میں ہے:

تم خداوند اپنے خدا کے نام کا برا استعمال نہیں کرو گے کیونکہ خدا کسی کو جو اس کے نام کا غلط استعمال کرے گا نہیں چھوڑے گا۔ (31)

یوم سبت کی حرمت :

یہودیوں کے ہاں ہفتے کے دن کو بڑی اہمیت حاصل تھی یہ دن صر ف عبادت کے لیے مخصوص تھا

کتاب خروج میں ہے :

"یاد رکھنا سبت کے دن کو منانا کیونکہ یہ مقدس دن ہے ہر ہفتے میں چھے دن تمہارے معمول کے کام کے ہیں مگر ساتواں دن جو سبت کا دن ہے خداوند تمہارے خدا کے لئے وقف ہے اس دن تمہارے گھر کا کوئی آدمی کام نہیں کرے گا اس میں تم تمہارے بیٹے تمہاری بیٹیاں تمہارے غلام اور لونڈیاں تمہارے مویشی اور تمہارے اجنبی جو تمہارے ساتھ رہتے ہیں شامل ہیں۔ کیونکہ خداوند نے چھے دن میں زمین اور آسمان ،سمندراور سب کچھ جو ان میں ہے بنایا مگرساتویں دن آرام کیا اس لئے خداوند نے سبت پر اپنا انعام کیا اور اسے مقدس ٹھہرایا " (32)

حقو ق اللہ (احکام عشرہ) قرآ ن اور تورات کا تقابلی جائزہ

تقابل کے حوالے سے دیکھا جائے تو قرآن مجید اور تورات میں توحید کو یکساں طور پر بیان کیاگیا ہے تاہم یہودیوں نے توحیدکو چھوڑ کرمشرکانہ عمل کیے اوربچھڑے کو معبودبنایا کیونکہ وہ سمجھتے تھے کہ:

لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ إِلَّا أَيَّامًا مَعْدُودَةً۔(33)

ہم دوزخ میں چند دن کے لیے ڈالے جائیں گے۔

ان کے بارے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کوخطاب کرکے فرمایا گیا:

قُلْ إِنْ كَانَتْ لَكُمُ الدَّارُ الْآخِرَةُ عِنْدَ اللَّهِ خَالِصَةً مِنْ دُونِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ۔ (34)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کہہ دیجئے کہ اگرتمہارے لیے (اے یہود!) آخرت کی فلاح مخصوص ہے توپھرموت کی تمنا کرکے دکھلاؤ؛ اگرتم سچے ہو۔

یہود ایک صاحب صریعت قوم تھی جس کوحضرت موسیٰ علیہ السلام کے ذریعہ پہلے ہی دن یہ سبق دیا گیا تھا:

لَاإِلَهَ إِلَّاأَنَا فَاعْبُدْنِي وَأَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي۔(35)

میرے سوا کوئی معبود نہیں توتم میری ہی عبادت کرو! اور میری ہی یاد کے لیے نماز پڑھا کرو۔

انجیل مقدس میں بھی جھوٹی قسم کھانے سے منع فرمایا گیا ہے۔ نہ صرف اللہ تعالیٰ کی بلکہ زمین و آسمان اور یرو شلم کی قسم کھانے سے بھی منع کیا گیا ہے۔ اسلام میں بھی جھوٹی قسم کھانےوالے کوبھی منافق قرار دیاگیا

ایک بار نبی کریم ﷺ فجر کی نماز پڑھ کرکھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا :

(جھوٹی گواہی اللہ کے ساتھ شرک کرنے کے برابر قرار دی گئی ہے)

اسی طرح حضرت موسیٰ کو جو احکامات عطاکئے گئے تھے ان میں بھی جھوٹ بولنے اور جھوٹی قسم کھانے سے منع کیا گیا ہے۔

قرآن مجید میں اللہ کا ارشاد ہے

ترجمہ: اور وہ لوگ جھوٹی گواہی نہیں دیتے۔ (36)

یہویوں کے ہانہفتے کا دن مقدس تھا مسلمانوں کے لیے جمعہ کے دن کو مقدس کہا گیاہےتاہم عبادت کے بعد کام کاج سے منع نہیں کیا گیا

حقوق العباداور قرآن(احکام عشرہ)

حقوق العباد میں پہلا حکم والدین سے متعلق ہے کیونکہ اللہ اور رسول کے بعد والدین ہی وہ واحد ہستیاں ہیں جو انسان کی خیر خواہ ہیں

والدین کا حترام۔

اللہ تعالی کا ارشاد گرامی ہے:

وَقَضَى رَبُّکَ أَلاَّ تَعْبُدُواْ إِلاَّ إِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَاناً إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِندَکَ الْکِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْکِلاَهُمَا فَلاَتَقُلْ لَّهُمَاأُفٍّ وَلاَتَنْهَرْهُمَاوَقُلْ لَّهُمَاقَوْ لاًکَرِيْماوَاخْفِضْ لَهُمَاجَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُل رَّبِّ ارْحَمْ هُمَاکَمَارَبَّيَانِیْ صَغِيْراً رَّبُّکُمْ أَعْلَمُ بِمَا فِیْ نُفُوسِکُمْ إِن تَکُونُواْ صَالِحِيْنَ فَإِنَّهُ کَانَ لِلأَوَّابِيْنَ غَفُوراً۔(37)

سو رۃ لقمان میں اللہ تعالی فرماتے ہیں:

أَنِ اشْکُرْ لِیْ وَلِوَالِدَیْکَ، إِلَیَّ الْمَصِیْرُ(38)

کہ میرا شکر یہ ادا کرو اور اپنے والدین کا شکریہ ادا کرو، میری طرف لوٹ کر آنا ہے۔

حضرت حسن رضی اللہ عنہ کا فرمان:

"حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے کسی نے دریا فت کیا کہ ماں باپ کے ساتھ حسنِ سلوک کس طرح کیا جائے ؟ تو انھوں نے فرما یا: تو ان پر اپنا مال خرچ کر ، اور وہ تجھے جو حکم دیں اس کی تعمیل کر ، ہاں اگر گناہ کا حکم دیں تو مت مان " (39)

بڑھا پے میں جب والدین کی کوئی با ت نا گوار گزرے تو ان سے کیسے گفتگوکی جا ئے، اس کے بارے میں اللہ تعالی نے فر ما یا:

وَقُل لَّہُمَا قَوْلاً کَرِیْما (40)

ان سے خوب ادب سے با ت کر نا ، اچھی بات کر نا ، لب ولہجہ میں نر می اور الفا ظ میں تو قیر و تکریم کا خیا ل رکھنا ۔

ایک حدیث میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فر ما یا :

" بَرُّوْا آبَاءَ کُمْ تَبَرَّکُمْ أَبْنَاؤکُمْ". (41)

تم اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک کرو تمہا ری اولاد تمھارے ساتھ حسن سلوک کرے گی۔

زنا کی حرمت۔

زنا کی تعریف:

مسلم علماء زنا کی تعریف کے بارے میں مختلف سطحوں کا نظریہ پیش کرتے ہیں اور اس لحاظ سے کوئی بھی ایسا فعل کہ جس میں جنسی تسکین حاصل ہوتی ہو وہ زنا میں شمار ہو جاتا ہے؛ ان افعال میں بوسہ، مخالف جنس کو چھونا، جنس دہن حتٰی کہ مخالف جنس کی جانب دیکھنا یا جنسی خیالات رکھتے ہوئے اس کے قریب ہونا بھی زنا میں شمار کیا جاتا ہے۔

حرمت زنا کے بارے میں فرامین الٰہی:

فرمان باری تعالٰی ہے:

وَلاَ تَقْرَبُواْ الزِّنَی إِنَّہُ کَانَ فَاحِشَۃً وَسَاء سَبِیْلاً (42)

زنا کے قریب بھی نہ جاؤ یہ بے حیائی اور برا راستہ ہے ۔

الزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِئَةَ جَلْدَةٍ (43)

زانیہ اور زانی، کوڑے مارو ہر ایک کو ان دونوں میں، سوسو کوڑے ۔

زناکی حرمت میں احادیث مبارکہ:

نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا۔

"شادی شدہ مرد اور عورت زناکریں تو دونوں کو سنگسار کردو یہ اللہ کی طرف سے سزا ہے" (44)

"زانی ایمان کی حالت میں زنا نہیں کرتا جب وہ زنا کرتا ہے تو ایمان سے خالی ہوجاتا ہے" (45)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ و سلم سے بڑے گناہوں کے بارے میں پوچھا گیا توآپ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا:

"ہمسایہ کی بیوی سے زنا کرنا" (46)

چوری نہ کرنا۔

سرقہ کامعنی و مفہوم:

"سرقہ کے معنی سرقہ سین کے زبر اور را کے زیر کے ساتھ چوری کے معنی میں ہے اور اصطلاح شریعت میں اس کا مفہوم یہ ہے کہ کوئی مکلف کسی کے ایسے محرز مال میں سے کچھ یا سب خفیہ طور پر لے جس میں نہ تو اس کی ملکیت ہو اور نہ شبہ ملکیت " (47)

لفظ سرق قرآن میں:

إن ابنك سُرق (48)

إِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ فَأَتْبَعَهُ شِهَابٌ مُبِينٌ(49)

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا جَزَاءً بِمَا كَسَبَا نَكَالاً مِنَ اللَّهِ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ(50)

امام اعظم ابوحنیفہ کی دلیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی ہے کہ :

لا قطع الا فی دینار او عشرۃ دراہم

"ایک دینار یا دس درہم سے کم کی چوری پر قطع ید نہیں ہے "(51)

عن عائشة عن النبي صلى الله عليه و سلم قال :

" لا تقطع يد السارق إلا بربع دينار فصاعدا " (52)

حضرت عائشہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities
Vol 3 (4) Oct-Dec, 2017 pp.252-271
SSN 2520-7113 (Print), ISSN 2520-7121 (Online)
www.gjmsweb.com. editor@gjmsweb.com

"چور کا ہاتھ اسی صورت میں کاٹا جائے جب کہ اس نے چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ کی مالیت کی چوری کی ہو"

سیدہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ نے فرمایا :

"اللہ چور پر لعنت کرے۔ ایک انڈے کی چوری کرتا ہے تو اس کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے اور ایک رسی کی چوری کرتا ہے تو اس کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے" (53)

ناحق قتل نہ کرنا (فتنہ فساد کی حرمت)۔

اسلام امن واماں ، تعظم واخوت،کا درس دیتا ہے ،اسلام میں کسی مسلمان شخص کو ناحق قتل کرنا بہت عظیم اور بڑا جرم ہے۔

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِيْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا (54)

"اور جو کوئی کسی مومن کو قصدا قتل کر ڈالے اس کی سزا جہنم ہے، جس میں وہ ہمیشہ رہےگا، اس پر اللہ کا غضب ہے، اور اللہ تعالی نے اس پر لعنت کی ہے، اور اس کے لیے بڑا عذاب تیار کر رکھا ہے۔"

امام بخاری رحمتہ اللہ نے ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے بیان کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"مومن اس وقت اپنے دین کی وسعت میں ہے جب تك وہ کسی کا حرام اور ناحق خون نہیں بہاتا" (55)

حضرتانسبنمالکرضیاللہعنہسےروایتہےکہجنابنبیکریمصلیاللہعلیہوسلمنےارشادفرمایا:

’’گناہونمینسبسےبڑےگناہیہہینکہاللہکےساتھشرککیاجائے۔ کسیانسانکو (ناحق) قتلکیاجائےاوروالدینکینافرمانیکیجائےاورجھوٹبولاجائے۔‘‘ (56)

حضرتعبداللہبنمسعودرضیاللہعنہسےروایتہےکہآپعلیہالسلامنےارشادفرمایا:

’’مسلمانکوگالیدیناگناہہےاوراسےقتلکرناکفر ‘‘ (57)

جھوٹی گواہی کی شدید حرمت۔

جھوٹی گواہی بھی جھوٹ اور بہتان کے زمرے میں آتی ہے لیکن یہ حرمت کے لحاظ سے دیگر گناہوں سے زیادہ شدید ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities
Vol 3 (4) Oct-Dec, 2017 pp.252-271
SSN 2520-7113 (Print), ISSN 2520-7121 (Online)
www.gjmsweb.com. editor@gjmsweb.com

"تم جھوٹی بات سے بچو"-(58)

نیز فرمایا :

"اس چیز کے پیچھے مت پڑو جس کا تمہیں علم نہ (59)

اللہ تعالیٰ نےمومنین کی صفات بیان کی ہیں ان میں سے ایک یہ صفت بھی ہے کہ ایسے لوگ دوسرے لوگوں کی گھات میں نہیں رہتے اور نہ ہی غلط بیانی کرتے ہیں ۔

قرآن مجید میں ارشاد ہے:"اور فرمایا وہ لوگ جھوٹی گواہی نہیں دیتے (60)

۶.ہمسائے کے حقوق

ارشادباری تعالیٰ ہے :

وَبِٱلْوَٰلِدَيْنِ إِحْسَٰنًاوَبِذِىٱلْقُرْبَىٰ وَٱلْيَتَٰمَىٰ وٱلْمَسَٰكِينِوَٱلْجَارِذِىٱلْقُرْبَىٰ وَٱلْجَارِٱلْجُنُبِ(61)

اور ماں باپ اور قرابت والوں اور یتیموں اور محتاجوں اور رشتہ دارہمسائیوناوراجنبیہمسائیوں کے ساتھ احسان کرو۔

نبیکریمﷺنےفرمایا:

مازاليوصينيجبريلبالجار،حتى ظننتأنهسيورثه-(62)

"جبریل(علیہالسلام)مجھےہمسایونکےحقوقکےمتعلقاسقدرتاکیدکرتےرہےحتیکہمیننےسمجھاکہوہاسےوارثبنادینگے۔"

اسحدیثپرشیخینکااتفاقہے

۔ایکہمسائےکےدوسرےپرحقوقیہہینکہجہانتکہوسکےاسکےساتھہرلحاظسےبھلائیکرے۔

چنانچہرسولاللہﷺنےفرمایا:

خيرالجيرانعنداللهخيرهملجاره-(63)

"اللہکےہانہمسایونمینسبسےبہتروہہےجواپنےہمسائےکےلیےاچھاہے۔"

حقوق العباد اورتورات (احکام عشرہ)

۔والدین کا حترام

والدین وہ واحد ہستیاں ہیں جن کا احترام ہر مذہب اور معاشرے میں اہم ہے چنانچہ تورات میں بھی اس بارے پہلا حکم والدین کا احترام ہے اپنےباپ اور ماں کی عزت کرنا تاکہ تیری عمر اُس ملک میں جو خداوند تیرا خدا تجھے دیتا ہے، دراز ہو۔ (64)

Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities
Vol 3 (4) Oct-Dec, 2017 pp.252-271
SSN 2520-7113 (Print), ISSN 2520-7121 (Online)
www.gjmsweb.com. editor@gjmsweb.com

اپنے باپ اور اپنی ماں کی عزت کرنا جیسا کہ خداوند تمہارے خدا نے تمہیں حکم دیا ہے تا کہ تمہاری عمر دراز ہو اور جو ملک خداوند تمہارا خدا تمہیں دے رہا ہے اُس میں تمہارا بھلا ہو۔ (65)

بائبل میں زنا کی حرمت

زنا کی مزمت ہر مذہب میں کی گئی ہے چنانچہ احکام عشرہ میں زنا کی حرمت اسطرح بیان ہوئی ہے

"Neither shalt thou commit adultery"(66).

تو زنا نہ کرنا۔

بائبل میں کسی شادی شدہ مرد کا کسی اور کی بیوی سے زنا کرنے کی سزا موت ہے۔ اتنی سخت سزا سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ گناہ کتنا قبیح اور گھناؤنا ہے۔ جیسا کہ ان آیات سے ظاہر ہے۔

“And the man that committeth adultery with another man's wife, even he that committeth adultery with his neighbour's wife, the adulterer and the adulteress shall surely be put to death”(67)

اور جو شخص دوسرے کی بیوی سے اپنے ہمسائےکی بیوی سےزناکرے،وہ زانی ہےاورزانی دونوں ضرورجان سےماردیےجائیں۔

“His own iniquities shall take the wicked himself, and he shall be holden with the cords of his sins.” (68)

شریر کو اس کی بدکاری پکڑے گی اور وہ اپنے ہی گناہ کی رسیوں سے جکڑا جائےگا۔

تورات میں چوری کی حرمت

اسلام کی طرح تورات میں بھی چوری کے بارےمیں احکامات موجود ہیں کیونکہ یہ معاشرتی برائی ہے اسلئے اسکی مذمت کی گئی ہے

کتاب الخروج میں ہے

"Neither shalt thou steal". (69)

،تو چوری نہ کر ،

Thou knowest the commandments, Do not commit adultery, Do not kill, Do not steal, Do not bear false witness, Honour thy father and thy mother(70)

تو حکموں کو جانتا ہے۔ زنا نہ کر، خون نہ کر، چوری نہ کر، جھوٹی گواہی نہ دے، اپنے باپ کی اور ماں کی عزت کر۔

Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities
Vol 3 (4) Oct-Dec, 2017 pp.252-271
SSN 2520-7113 (Print), ISSN 2520-7121 (Online)
www.gjmsweb.com. editor@gjmsweb.com

"Thou knowest the commandments, Do not commit adultery, Do not kill, Do not steal, Do not bear false witness, Defraud not, Honour thy father and mother".(71)

تو حکموں کو جانتا ہے۔ خون نہ کر، زنا نہ کر، چوری نہ کر، جھوٹی گواہی نہ دے، فریب دے کہ نقصان نہ کر، اپنے باپ کی اور ماں کی عزت کر۔

ناحق قتل نہ کرنا (فتنہ فساد کی حرمت)

احکام عشرہ میں بیان کردہ احکاما ت میں ایک حکم نا حق قتل کے بارے میں بھی ہے

Saying, Touch not mine anointed, and do my prophets no harm (72)

کتاب خروج میں لکھا ہے (تم ہر گز قتل نہ کرو)۔

For it was so, when Jezebel cut off the prophets of the LORD, that Obadiah took an hundred prophets, and hid them by fifty in a cave, and fed them with bread and water".(73)

کیونکہ جب ایزبل نےخداوندکےنبیوں کوقتل کیاتوعبدیاہ نےسونبیوں کولیکرپچاس پچاس کرکےان کوایک غارمیں چھپادیااورروٹی اورپانی سےان کوپالتارہا۔

جھوٹی گواہی کی ممانعت

قرآن مجیدکی طرح بائبل میں جھوٹی گواہ کی مذمت درج ذیل ارشادات سے ثابت ہے

"Thou knowest the commandments, Do not commit adultery, Do not kill, Do not steal, Do not bear false witness, Defraud not, Honour thy father and mother".(74)

تو حکموں کو جانتا ہے۔ خون نہ کر، زنا نہ کر، چوری نہ کر، جھوٹی گواہی نہ دے، فریب دے کر نقصان نہ کر، اپنے باپ کی اور ماں کی عزت کر۔

اس آیت میں سارے احکامات بتا کر ان پر عمل کرنے کی ترغیب دی گئی ہے۔

"Neither shalt thou bear false witness against thy neighbor".(75)

تو اپنے پڑوسی کے خلاف کبھی جھوٹی گواہی نہ دینا۔

پڑوسیوں کےحقوق کی اہمیت بائبل کی روشنی میں

ہر مذہب میں پڑوسیوں کو اہمیت حاصل ہے تو ارات میں بھی پڑوسیوں کے بیان ہوئے ہیں

For all the law is fulfilled in one word, even in this; Thou shalt love thy neighbour as thyself".(76)

Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities
Vol 3 (4) Oct-Dec, 2017 pp.252-271
SSN 2520-7113 (Print), ISSN 2520-7121 (Online)
www.gjmsweb.com. editor@gjmsweb.com

کِیُونکہ ساری شَرِیعَت پر ایک ہی بات سےپُورا عمل ہوجاتاہےاِس سےکہ تُو اپنےپڑوسِی سےاپنی مانِندمحبّت رکھ

"Thou shalt not covet thy neighbour's house, thou shalt not covet thy neighbour's wife, nor his manservant, nor his maidservant, nor his ox, nor his ass, nor any thing that is thy neighbour's".(77)

تُواپنےپڑوسی کےگھرکالالچ نہ کرناتواپنےپڑوسی کی بیوی کالالچ نہ کرنااورنہ ہی اسکےغلام اوراس کی لونڈی اوراس کےبیل اوراس کےگدھےکااورنہ اپنےپڑوسی کی کسی اورچیزکالالچ کرنا

حقوق العباد قرآن مجید اور تورات کا تقابلی جائزہ (احکام عشرہ)

حقوق العباد میں جیسا حکم والدین کے احترام سے متعلق قرآن مجید میں بیان ہوا ہے ویسے ہی تورات میں بھی بیان ہوا ہے تاہم قرآن میں والدین کی نافرمانی گناہ کبیرہ میں شمار ہوتا ہے لیکن تورات میں ایسا نہیں ہے زنا کی حرمت کےبارے میں احکام دونوں شریعتوں ایک جیسے ہیں لیکن سزا میں فرق ہے اسلام میں اسکی سزا رجم اور کوڑے ہیں جبکہ تورات میں اسی شخص سےشادی کرنا جس سے زنا کیا ناحق چوری اور قتل کی حرمت بھی قرآن مجید اور تورات میں بیان ہوئی ہےلیکن اسلام میں ناحق قتل اورچوری کی سزا تورات کے مقابلے میں زیادہ سخت ہے قرآن مجید اور حدیث نبوی میں جھوٹی گواہی کی سخت ممانعت ہے تورات میں جھوٹی گواہی دینے والے کوبھی مکار کہاگیا ہے ہمسائے کے حقوق کے بارے میں جتنا زور اسلام نے دیا ہے اتنا ہی تورات میں ہے بلکہ تورات میں یہ بھی کہا گیا ہے ہمسائے کی بیوی کا لالچ نہ کرو احکام عشرہ کےتقابل سے پتہ چلتا ہے کہ دونوں شریعتوں کے احکام آپس میں متصادم نہیں ہیں تاہم یہ عمل کرنے والوں پر ہے کہ وہ ان پر کتنا عمل کرتے ہیں جیسا کہ بنی اسرائیل نے کیا

حوالہ جات

1. أبو البركات الأنباري ،أسرار العربية ص ٣٤٢الناشر : دار الجيل بيروت الطبع الأولى ، 1995
2.الموسوعة الفقهيةالكويت ج ٥٢ص ٣٦٢
3محمود فهمى حجازى،علم اللغة العربية ،ص 214الناشر:دار غريب الطبع والنشر والتوزيع
4 الحج : 78
5 ا لبقرہ:85
6 بخاری ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل ، الجامع المسند الصحیح ، کتاب الایمان ، باب الدین یسر ٣٩
7 البانی محمد ناصر الدین ، صحیح الجامع الصغیر والزیادتہ المکتب الاسلامی، ١٤٠٨ھ ٣/٢

8 سعود بن عبد العزيز الخلف،قول الفلاسفة اليونان الوثنيين في توحيد الربوبية، ناشر: الجامعہ الاسلامیہ مدینہ منورہ طبع: 2003م1/85
9 . لولس معلوف، المنجد فی اللغۃ : ناشر : المكتب الاسلامي – بيروت ، 1403 ص 891
10. الفقه الابسط ص51
11.طحاو1ی1 ابو جعفر، العقيدة طحاويہ" ناشر دار الفكر – بيروت ،طبع، 1409 – 1988، ص 9-11
12.الاخلاص : 1-4
13.البقرہ -168
14.المائدہ -73
15.بخاری ،ابو عبد الله محمد بن اسماعیل صحیح بخاری :حدیث نمبر:3435
16.مسلم: ابو الحسین مسلم بن الحجاج ،صحیح مسلم : حدیث نمبر 16
17. انساء- 48
18.المائدہ -72

19.خاری ،ابو عبد الله محمد بن اسماعیل صحیح بخاری :حدیث نمبر 2654
20.البقرہ -224
21.بخاری ،ابو عبد الله محمد بن اسماعیل صحیح بخاری :حدیث نمبر 1612
22.بخاری ،ابو عبد الله محمد بن اسماعیل صحیح بخاری :حدیث نمبر 1850
23.الجمعہ -9
24.ترمذی ، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ، جامع ترمذی : حدیث نمبر 1489
25.الخطیب العمری، ولی الدین محمد بن عبد الله ، امام، مشکوۃ المصابیح، لاہور، حدیث نمبر1329
26.خروج 20:2
27.استثناء : 5-6: 5
28.خروج 20:3
29.خروج 20:4
30.خروج 20:10
31.استثناء: :11: 5

Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities
Vol 3 (4) Oct-Dec, 2017 pp.252-271
SSN 2520-7113 (Print), ISSN 2520-7121 (Online)
www.gjmsweb.com. editor@gjmsweb.com

32.خروج 8،9،10،11:20
33.البقره -80
34.البقره -96
35.طحہ -14
36.الفرقان -72
37.بنی اسرائیل -23-25
38.لقمان -41
39.الدرالمنثور: ۵/ ۲۲۴
40.بنی اسرائیل -23
41.المعجم الأوسط:۲۹۹/۱، حديث نمبر: ۱۰۰۲
42. بنی اسرائیل -32
43.النور-1-2
44.شیبانی :ابو عبد الله احمد بن محمد بن حنبل مسند احمد حدیث نمبر ۲۵۵

45.بخاری ،ابو عبد الله محمد بن اسماعیل صحیح بخاری حدیث نمبر 3029
46.بخاری ،ابو عبد الله محمد بن اسماعیل صحیح بخاری حدیث نمبر : 2820
47.الشوكاني ، : محمد بن علي الشوكاني ،فتح القدير, ناشر دار الفكر.354/5
48.یوسف -81
49.الحجر -18
50.المائده -38
51.ابن عبد البر، أبو عمر يوسف بن عبد الله " التمهيد لما في الموطأ من المعاني والأسانيد" ناشر : وزارة عموم
52.مالک ، مالک بن انس ، موطا امام مالک ، حدیث نمبر1404
53.بخاری ،ابو عبد الله محمد بن اسماعیل صحیح بخاری حدیث نمبر : 7845
54.النساء -93
55.بخاری ،ابو عبد الله محمد بن اسماعیل صحیح بخاری حدیث نمبر: 6370 ، صحیح مسلم : 3175

Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities
Vol 3 (4) Oct-Dec, 2017 pp.252-271
SSN 2520-7113 (Print), ISSN 2520-7121 (Online)
www.gjmsweb.com. editor@gjmsweb.com

56.سجستانی:سلیمان بن الاشعث ابو داود ،سنن ابوداود: حدیث نمبر 1044

57.بخاری ،ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل صحیح بخاری حدیث نمبر : 6514

58.الحج -30

59.بنی اسرائیل -3

60.الفرقان-

61.النساء

62.مسلم: ابو الحسین مسلم بن الحجاج ،صحیح مسلم :حدیث نمبر284

63.مسلم: ابو الحسین مسلم بن الحجاج ،صحیح مسلم :حدیث نمبر7845

64.تاب الخروج :20:12

65.کتاب استثناء :6:5

66. The holy bible Deuteronomy chapter # 5, verse # 1 10

67 The holy bible Leviticus chapter # 20, verse # 10

68- The holy bible Proverbs chapter # 5, verse # 22

69 -The holy bible Deuteronomy chapter # 5, verse # 19

70The holy bible Luke chapter # 18, verse # 20

71 The holy bible Mark chapter # 10, verse # 19

72 -The holy bible Chapter ronicles 1 chapter # 16, verse # 22

73-The holy bible Kings 1 chapter # 18, verse # 4

.74The holy bible Mark chapter # 10, verse # 19

75The holy bible Deuteronomy chapter # 5, verse # 20

76The holy bible Galatians ch # 5, verse # 14

77The holy bible Exodus ch # 20, verse # 17